RED. NO. L. 5252

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل لاہور

تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل لاہور

یوم:- یکشنبہ ۳ ربیع الاول سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ | ۳۱ ماہ وفا ۱۳۳۳ھش ★ ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۸۹

اخوان المسلمون کے قائد حسن الہضیبی میری حکومت کے خلاف سازش کر رہے ہیں

۹۹

قاہرہ کے ایک جلسہ عام میں کرنل جمال عبدالناصر کا اعلان

قاہرہ ۳۰ اکتوبر۔ مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر نے کہا ہے کہ میری حکومت دہشت انگیزی کا خاتمہ کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ رات انہوں نے قاہرہ میں ایک بڑے جلسے میں تقریر کرتے ہوئے اخوان المسلمون کی تخریبی سرگرمیوں کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا ——— اخوان المسلمون کے مرشد اعلیٰ حسن الہضیبی میری حکومت کے خلاف سازش کر رہے ہیں۔ کرنل ناصر نے کہا کہ اگر امن و امان قائم رکھنے کے لئے مجھے خونریزی بھی کرنی پڑے گی۔ تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں۔

★ لاہور ۳۰ اکتوبر حکومت پنجاب نے پنجاب کے سیلاب زدہ اضلاع میں بیج۔ بیل اور چارہ خریدنے کے لئے پینتیس لاکھ روپیہ تقاوی قرضے کے طور پر دیا ہے۔ آج صوبائی سیلاب امداد کمیٹی کے اجلاس میں اس کا اعلان کیا گیا۔

اخوان المسلمون کے مرشد اعلیٰ حسن الہضیبی کو گرفتار کر لیا گیا

اخوان کے خفیہ کیمپ پر پولیس کا چھاپہ۔ آگ لگانے والے بارہ بم برآمد ہوئے

قاہرہ ۳۰ اکتوبر۔ مصر میں اخوان المسلمون کے مرشد اعلیٰ حسن الہضیبی کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ وہ کافی عرصہ سے روپوش تھے۔ کرنل جمال عبدالناصر پر قاتلانہ حملہ کے بعد مصری پولیس نے اخوان المسلمون کے خلاف جو اجتماعی مہم شروع کی ہے۔ یہ گرفتاری اسی سلسلہ میں کی گئی ہے۔ کل رات حکومت نے اخوان المسلمون کو توڑنے کا بھی اعلان کر دیا تھا۔ آج پولیس نے قاہرہ میں اخوان المسلمون کے ایک خفیہ کیمپ پر چھاپہ مارا اور اس میں سے آگ لگانے والے چودہ بم برآمد کئے۔ یہ کیمپ شہر کی گنجان آبادی والے علاقہ میں تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی لاہور میں تشریف آوری

لاہور ۳۰ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج صبح ۱۰ بجے بذریعہ کار ربوہ سے لاہور پہنچے۔ حضور ایدہ اللہ بغرض علاج یہاں تشریف لائے ہیں

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے۔

"پہلے سے درد میں تو افاقہ ہے۔ لیکن ضعف کی شکایت ہے"

احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کی امداد کیلئے جماعت احمدیہ کی طرف سے گرانقدر عطیہ

چار ہزار روپے براہ راست مشرقی بنگال بھجوائے گئے اور پانچ ہزار روپے فلڈ ریلیف فنڈ میں دیئے گئے

ربوہ ۲۶ اکتوبر بذریعہ ڈاک) مکرم ناظر صاحب امور عامہ مطلع فرماتے ہیں۔ کہ مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے مبلغ چار ہزار روپے براہ راست مشرقی بنگال بھجوائے جا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح کی اپیل پر مبلغ پانچ ہزار روپے کی ایک قسط مشرقی پاکستان فلڈ ریلیف فنڈ میں بھی بھجوائی گئی ہے۔

اینگلو ایرانین آئل کمپنی کو معاوضہ

تہران ۳۰ اکتوبر۔ اینگلو ایرانین آئل کمپنی نے ایران میں اپنا جو اثاثہ چھوڑا ہے۔ اس کے عوض اسے اکاون کروڑ ڈالر دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ بین الاقوامی تیل کمپنیوں کی طرف سے ابادان کے کارخانوں میں کام شروع ہونے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا۔ اینگلو ایرانین آئل کمپنی کو یہ رقم یک مشت نہیں ملے گی۔ بلکہ برآمد شدہ کروڈ آئل کے ہر پیپے پر اسے دس فیصدی رقم اس وقت تک ادا کی جائے گی۔ جب تک اکاون کروڑ ڈالر پوری طرح ادا نہ ہو جائیں۔

ادھر برطانیہ کا ایک تیل بردار جہاز پچھلے تین سال کے بعد پہلی مرتبہ ابادان کے کارخانہ سے تیل لے کر روانہ ہونے والا ہے۔ کل حکومت ایران اور بین الاقوامی تیل کمپنیوں کے باہمی سمجھوتہ پر شاہ ایران نے دستخط کر دیئے تھے اس کے بعد ہی یہ جہاز روانہ ہو رہا ہے۔

★ لاہور ۳۰ اکتوبر۔ ایک سرکاری اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ باسمتی چاول لاہور کے راشن ڈپوؤں پر آ گیا ہے خریداروں کو اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور ایک ہفتے کے اندر پانچ سیر چاول فی راشن کارڈ لے لینے چاہئیں

تہران میں چھ فوجی افسروں کو گولی مار دی گئی

تہران ۳۰ اکتوبر۔ آج تہران میں چھ فوجی افسروں کو گولی مار دی گئی۔ ان افسروں کو غداری اور جاسوسی کے جرم میں موت کی سزا سنائی گئی تھی۔

لاؤڈ سپیکر استعمال کرنیکی ممانعت

لاہور ۳۰ اکتوبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت لاہور کارپوریشن اور لاہور چھاؤنی کی حدود میں لاؤڈ سپیکر استعمال کرنا ممنوع قرار دے دیا ہے۔ مسجدوں میں خطبوں کے لئے لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے کو حکم سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔ مذہبی یا رسمی مواقع پر لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے پہلے اجازت لینی ضروری ہو گی

اس حکم پر فوری طور پر عمل درآمد ہو گا۔ اور یہ دو ماہ تک جاری رہے گا۔

* تھی۔ اس سے پہلے دس فوجی افسران کو گولی ماری جا چکی ہے۔ کل بارہ افسروں کی سزائے موت کی توثیق کی گئی۔

شام میں فارس الخوری نے نئی کابینہ بنا لی

دمشق ۳۰ اکتوبر شام میں مشہور مدبر فارس الخوری کی قیادت میں نئی کابینہ کی تشکیل ہو گئی ہے اس طرح پندرہ روزہ وزارتی بحران ختم ہو گیا ہے فارس الخوری نے بدھ کو صدر ہاشم العطاسی کی دعوت پر کابینہ بنانے کی کوششیں شروع کر دی تھیں۔ وہ پہلے بھی وزیر اعظم رہ چکے ہیں۔ انہوں نے وزیر خارجہ اور اقوام متحدہ میں شام کے اعلیٰ نمائندے کے فرائض بھی انجام دیئے ہیں

تمام دنیا کی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے جائیں

قاہرہ ۳۰ اکتوبر۔ مصر کے سابق وزیر تعلیم ڈاکٹر طہٰ حسین نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ دنیائے اسلام کے مستند علماء کی مدد سے دنیا کی [illegible] تراجم شائع کئے جائیں [illegible]

مشومی پارٹی کی طرف سے موجودہ کابینہ توڑنے کا مطالبہ

جکارتا ۳۰ اکتوبر انڈونیشیا کی مشومی پارٹی نے صدر سوکارنو پر زور دیا ہے کہ وہ علی ساستروامی جوجو کی وزارت کو توڑ دیں۔ کیونکہ عوام کو اس پر کوئی اعتماد نہیں رہا۔ پارٹی نے کہا ہے کہ عظیم تر انڈونیشی پارٹی کے کابینہ سے الگ ہو جانے کے بعد انہیں پارلیمنٹ میں [illegible] حاصل کرنے کے لئے کمیونسٹوں کا [illegible] پڑے گا۔ لیکن پھر بھی ان کی کابینہ [illegible] مشومی پارٹی کی طرف سے کہا گیا [illegible] حکومت سنبھالنے کے لئے تیار [illegible]

★ کراچی ۳۰ اکتوبر۔ برما میں سفیر مسٹر سید خلیل الرحمٰن کو نمائندگی کی حیثیت سے متعزز کرنے کا [illegible]

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر [illegible]

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قربِ الٰہی کس طرح حاصل ہوسکتا ہے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قال من عادلی ولیا فقد اذنتہ بالحرب وما تقرب الی عبدی بشیء احب الی مما افترضت علیہ ومایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ و بصرہ الذی یبصر بہ و یدہ التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا وان سألنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ (صحیح بخاری)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ جو شخص میرے دوست سے دشمنی رکھتا ہے۔ وہ مجھ سے لڑنے والا ہے۔ اور جو عبادتیں میں نے فرض کی ہیں۔ ان سے بڑھ کر دوسری چیزوں کے ساتھ میرا بندہ میرا قرب حاصل نہیں کرسکتا۔ اور ہمیشہ ہی میرا بندہ نفلوں کے ذریعہ سے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ اور اس حالت میں میں اس کے کان ہو جاتا ہوں۔ جن سے وہ سنتا ہے۔ اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں۔ جن سے وہ چلتا ہے۔ اس حالت میں اگر وہ مجھ سے کوئی سوال کرے۔ تو اسے پورا کرتا ہوں۔ اور اگر پناہ طلب کرے۔ تو اسے پناہ دیتا ہوں۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

۱۰ر نومبر — یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

برادرانِ اسلام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دینی لحاظ سے جس عجیب اور پُرآشوب زمانہ میں سے ہم گزر رہے ہیں۔ اس کا مشاہدہ آپ بھی کر رہے ہیں۔ اور اہل علم کی نظروں میں بھی یہ غیر متوقع نہیں تھا۔ کیونکہ مخبر صادق (صلی اللہ علیہ وسلم) نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے خبر دی تھی۔ اس کے بداثرات سے بچنے کے لئے خدا تعالےٰ کی ابدی شریعت قرآن پاک اور دنیا کے آخری ہادی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے موجود ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کہ اللہ کا رسول تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ مگر آج "اسلام" "اسلام" پکارنے والے اسلام سے برگشتہ ہیں۔ اور بانیٔ اسلام کی محبت کا دعوےٰ کرنے والے اسلام کے لئے باعثِ ننگ و عار ہیں۔ انہوں نے اس مجسمۂ نور اور حسن و احسان کے کامل نمونہ کی پیروی سے منہ موڑ لیا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مسلمان جو اپنے اوصاف حمیدہ کی وجہ سے دنیا کا استاد مانا جاتا تھا۔ آج زمانہ بھر میں ذلیل ہو گیا ہے۔

پس آؤ اس زندہ خدا کے زندہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو دنیا کے سامنے رکھیں۔ جملہ جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ حسب سابق مورخہ ۱۰ر نومبر ۱۹۵۲ء بروز سوموار اپنی اپنی جگہ سیرۃ النبی کے جلسے منعقد کر کے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ سوانح حیات وضاحت سے بیان کریں۔ حضور اقدس کی سیرت پر بولنے کے لئے غیر احمدی معززین کو بھی خاص طور پر موقعہ دیا جائے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ میں عجیب در عجیب قدرتیں ہیں

"خدا تعالےٰ تو چاہتا ہے کہ تم اس کے حضور پاک دل لے کر جاؤ۔ صرف شرط اتنی ہے کہ اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ۔ اور وہ سچی تبدیلی جو خدا تعالےٰ کے حضور جانے کے قابل بنا دیتی ہے۔ اپنے اندر کر کے دکھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ میں عجیب در عجیب قدرتیں ہیں۔ اور اس میں لا انتہا فضل و برکات ہیں۔ مگر ان کے دیکھنے اور پانے کے لئے محبت کی آنکھ پیدا کرو۔ اگر سچی محبت ہو۔ تو خدا تعالےٰ بہت دعائیں سنتا ہے۔ اور تائید کرتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ محبت اور اخلاص خدا تعالےٰ سے ہو۔" (ملفوظات)

اراضی ربوہ کے متعلق ضروری اعلان

(۱) احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اندرونی اور بیرونی محلہ جات ربوہ میں اراضی موجود ہے۔ خواہشمند احباب بذریعہ خط و کتابت تفصیلات معلوم فرمائیں۔

(۲) جو دوست باہر کے محلوں سے اندر کے محلوں میں اپنی زمین تبدیل کرانا چاہیں۔ وہ اپنی ادا کردہ رقم اور نئی رقم کا فرق ادا کر کے تبادلہ کروا سکتے ہیں۔

ہلکی قسم کے کارخانوں کے لئے دس دس کنال کے پلاٹ بھی موجود ہیں۔ خواہشمند احباب خط و کتابت فرمائیں۔

دکانوں کے لئے بھی چند پلاٹ باہر کے محلہ دار الیمن (الف) ربوہ میں موجود ہیں۔ خواہشمند احباب فوری توجہ فرمائیں۔ (اسسٹنٹ سکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

(بقیہ لیڈر صفحہ ۳)

رجحان کو تو ہر ملکی نقطۂ نگاہ سے انتہائی خطرناک قرار دیا ہے۔ اس واقعہ پر جماعت اسلامی کا ترجمان روزنامہ تسنیم بھی خاموش نہیں رہا۔ چنانچہ اس نے بھی اس کے متعلق اپنی ۳۰ر اکتوبر کی اشاعت میں ایک طویل مقالہ شائع کیا ہے لیکن اس سارے مقالے میں وزیر اعظم مصر کے ساتھ ہمدردی کرنے کی بجائے الٹی اخوان المسلمون کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ جس کے ایک رکن سے یہ مجنونانہ فعل سرزد ہوا۔

کرنل جمال عبد الناصر سے جماعت اسلامی کو لاکھ اختلاف سہی۔ اور اخوان المسلمون سے لاکھ ہمدردی۔ لیکن حملہ آور کے اس فعل سے ایسی چشم پوشی کیوں کہ اس کی کھلی کھلی مذمت میں مدیر تسنیم کے قلم سے چند فقرے بھی نہ نکلے۔ جماعت اسلامی کی دل شکنی کے خیال سے ہم اس بات کو بھی جانے دیتے ہیں۔ کہ اس مقالے میں تمام اسلامی ممالک کو بالعموم اور مصر کی موجودہ حکومت کو بالخصوص پانی پی پی کر کوسا گیا ہے۔ اور اسے موردِ الزام ٹھہرانے میں اپنی طرف سے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی گئی۔ لیکن آخر حملہ آور کے اس گھناؤنے فعل کی مذمت میں کونسی چیز مانع تھی۔ بے چینی کی وجوہات کے طومار تو باندھ دیئے گئے۔ لیکن ایسے چند فقرے بھی نہ ملے۔ کہ جن کے ذریعہ حملہ آور کی اس امن کش حرکت کو صاف اور واضح الفاظ میں ننگِ انسانیت قرار دیا جاتا۔

اور تو اور خود اخوان المسلمون کے نائب سربراہ اعلیٰ نے بھی اس حملے کی مذمت ضروری سمجھی۔ چنانچہ انہوں نے فوراً ہی وزیر اعظم مصر کے نام ایک تار بھیجا اور اس میں حملہ آور کے اس گھناؤنے اقدام کو خلاف انسانیت قرار دیا۔ اسی پر بس نہیں انہوں نے اب جماعت کی مجلس منتظمہ کا ایک اجلاس بلایا ہے۔ جس میں جماعت کے سربراہ اعلیٰ حسن الھضیبی کو جماعت کی قیادت سے علیحدہ کرنے اور اخوان المسلمون کے "خفیہ حلقے" توڑنے پر غور کیا جائے گا۔

لیکن اس بارے میں جماعت اسلامی نے خود اخوان کو بھی مات کر دکھایا۔ اور یہ ضروری سمجھا کہ ہمدردی کا اظہار کرنے میں ماں سے زیادہ چاہنے کا پارٹ ادا کیا جائے۔

جماعت اسلامی کی یہ نرالی ہمدردی اخوان المسلمون کے حق میں کچھ رنگ لائے گی یا نہیں اس کے بارے میں ہم کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ کیونکہ اخوان کے معاملے کو خود وہاں کی حکومت زیادہ بہتر سمجھ سکتی ہے۔ کہ جس کے احکامات کے تحت آجکل اس کے ممبران کی گرفتاریاں عمل میں آرہی ہیں۔ یا وہاں کے عوام بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جنہوں نے وزیر اعظم پر قاتلانہ حملے کے خلاف سخت غیظ و غضب کا اظہار کیا ہے۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ جماعت اسلامی نے حکومت مصر کو موردِ الزام ٹھہرانے کی خاطر حملے کی کھلے الفاظ میں مذمت نہ کر کے خود اپنی پوزیشن کو جو پہلے ہی مشکوک ہو چکی ہے اور زیادہ مشکوک بنایا ہے۔ کیونکہ یہ روش اس کے اپنے مسلک کے عین مطابق ہے۔ جو فسادات پنجاب کی تحقیقاتی رپورٹ کے بعد اچھی طرح منظر عام پر آچکا ہے

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۴ء

دو اہم فرائض

قرآن کریم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے امت مسلمہ پر دو اہم فرض عائد کئے ہیں اول دین کی اشاعت اور دوسرے نومسلموں اور خود مسلمانوں کی نئی نسلوں کی تربیت ان دونوں فرائض کی بجا آوری کو تمام امتوں کے مقابلے میں امت مسلمہ کی تفضیلت کا مدار ٹھہرایا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر (آل عمران ع۱۲) یعنے اے مسلمانو تم بہترین امت ہو۔ جسے لوگوں کی خدمت و ہدایت کے لئے کھڑا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کا حکم کرتے ہو۔ اور بدی سے روکتے ہو۔

یہاں اخرجت للناس کے الفاظ سے صاف ظاہر ہے کہ اس میں غیر مسلم اور مسلم دونوں ہی شامل ہیں۔ چنانچہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے وقت جب غیر مسلم مخاطب ہوں۔ تو یہ کوشش تبلیغ حق کے نام سے موسوم ہوگی۔ اور اگر خود آپس میں ہی نیکی کی تلقین اور منکر سے بچنے کی تاکید کی جائے۔ تو پھر یہ جدوجہد تربیت کے ذیل میں آئے گی۔ چنانچہ خیر امت کا مدار جس چیز کو ٹھہرایا گیا ہے اس میں تبلیغ اور تربیت دونوں شامل ہیں۔ اس تشریح کے مطابق آیہ کریمہ کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ جنہوں نے ابھی تک حق قبول نہیں کیا ہے انہیں نیکی کی تلقین کرو۔ اور برائیوں سے روکو۔ اور جب وہ حق قبول کر لیں تو انہیں استقامت اختیار کرنے اور دین کی روح کو سمجھتے ہوئے اس کے مطابق اعمال بجا لانے کی طرف توجہ دلاؤ۔

اگر ویسے بھی دیکھا جائے تو تبلیغ و تربیت دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ اگر ہم تبلیغ کر کر کے لوگوں کو مسلمان بناتے چلے جائیں۔ اور ان کی تربیت کا کوئی انتظام نہ کریں تو ان کا مسلمان ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ ایسے لوگ محض نام کے مسلمان ہوں گے۔ اور اس بات کی ضمانت نہ دی جاسکے گی۔ کہ وہ ضرور حق پر قائم رہیں۔ اور اگر رہ بھی گئے۔ تو پھر وہ اپنے سابقہ خیالات وافکار کے مطابق اسلام کو بدلنے کی کوشش کریں گے۔ اور اسی طرح دین میں رخنہ پڑنے کا احتمال دن بدن بڑھتا چلا جائے گا۔

تربیت نہ ہونے کی صورت میں یہی حال خود راسخ العقیدہ مسلمانوں کی نئی نسلوں کا ہوگا۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے تبلیغ اور تربیت دونوں کو امت مسلمہ کے لئے اہم قرار دیا ہے۔ اور انہی پر اس کے خیر امت ہونے کا مدار ٹھہرایا ہے؛

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد یہی کام نہیں فرمایا۔ کہ آپ لوگوں تک پیغام پہنچا کر ان سے اللہ اور رسولؐ پر ایمان لانے کا اقرار لے لیں۔ بلکہ قرآن مجید میں صاف صاف الفاظ میں بیان فرما دیا۔ کہ ہم نے اپنے رسولؐ کے سپرد اور بھی کئی کام کئے ہیں۔ جو خالصۃً تربیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ یعنے یہ کہ ہمارا رسول آیات بیان کرنے کے علاوہ جو تبلیغ کے ذیل میں آتی ہیں۔ ایمان لانے والوں کا تزکیہ کرتا ہے۔ انہیں کتاب کا علم سکھاتا ہے۔ اور حکمت و دانائی کی باتیں ذہن نشین کراتا ہے۔ یہ سب امور تربیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ جیسا کہ آیت ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ صاف اس طرف اشارہ کر رہی ہے۔

اسلام نے تربیت پر اس قدر زور ایک اور وجہ سے بھی دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اسلام کے نزدیک Conversion جسے اردو میں تبدیلی مذہب کہتے ہیں کا مفہوم بہت زیادہ وسیع ہے۔ وہ محض زبان سے چند الفاظ کہلوا کر لوگوں سے اللہ اور رسولؐ کا اقرار کرانا نہیں چاہتا بلکہ وہ Conversion کے ذریعہ انسان کی قلب ماہیت کرنا چاہتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ لوگ ایک دفعہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد اپنے آپ کو یکسر بدل لیں اور خالصۃً اللہ کے ہو جائیں۔ یہ انقلاب جب ہی رونما ہو سکتا ہے۔ کہ ان کا نقطۂ نظر بدل جائے۔ اور وہ اپنے آپ کو ذہنی ارتقاء کی ایک ایسی منزل میں پہنچا دیں۔ کہ جہاں اللہ کی حاکمیت کے سوا اور کسی کی فرمانروائی نہ ہو۔ ذہنی ارتقاء کی اس منزل میں پہنچنے کے بعد انسان کو ایک نئی فکری بہجہ میسر آتی ہے۔ جس کے زیر اثر اس کے تمام اعمال و افعال ایک خاص سانچے میں ڈھل جاتے ہیں۔ اور اس کا ذرہ ذرہ پکار اٹھتا ہے ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین یعنے میری نماز میری قربانی میرا مرنا اور میرا جینا سب اللہ ہی کے لئے ہے۔ جو تمام جہانوں کی پرورش کرنے والا ہے۔ جب یہ کیفیت پیدا ہو جائے۔ اور ساتھ ہی اس امر کی ضمانت مل جائے کہ آئندہ نسلوں میں بھی یہ کیفیت پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ تو پھر دین ہر طرح سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور اس میں کسی قسم کا رخنہ پڑنے کا امکان باقی نہیں رہتا۔

لیکن یہ ذہنی انقلاب یکدم ظہور میں نہیں آجاتا۔ اس کے لئے خاص ماحول اور ایک عرصہ تک خاص تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی لئے اسلام نے تزکیہ نفس کے لئے صحبت صالحین پر بہت زور دیا ہے۔ البتہ انبیاء کے ذریعہ یہ انقلاب دیکھتے ہی دیکھتے رونما ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کام کی سرانجام دہی کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے انہیں ایک خاص قوت قدسی عطا کی جاتی ہے۔ بہرحال دین کو اصل حالت پر رکھنے کے لئے پاک ماحول اور تعلیم و تربیت کے ایک وسیع اور ہمہ گیر نظام کی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر انسانوں میں ذہنی تبدیلی پیدا نہیں ہو سکتی۔

مذہبی اور روحانی امور سے قطع نظر اگر خالص دنیوی نقطہ نگاہ سے بھی دیکھا جائے۔ تو ذہن کا منقلب ہونا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ کہ ہتھیلی پر سرسوں جما کر دیکھتے ہی دیکھتے قوموں کا ذہن اور مزاج بدلا نہیں جا سکتا۔ تاریخ تمدن کے مغربی ماہرین نے ذہنی ارتقاء کی اس منزل کو جس میں پہنچنے کے بعد انسان کو ایک نئی فکری بہجہ میسر آتی ہے۔ اور جس کے زیر اثر اس کے تمام افعال و اعمال یکسر ایک نئے سانچے میں ڈھل جاتے ہیں۔ Culture یعنے تہذیب کا نام دیا ہے۔ اور ان کا کہنا ہے کہ کلچر کوئی بکاؤ مال نہیں ہے۔ کہ جسے بآسانی حاصل کیا جا سکے بلکہ جس طرح خوراک مختلف حالتوں اور کیفیتوں میں سے گزرنے کے بعد رفتہ رفتہ جزو بدن بنتی ہے۔ اسی طرح Cultural evolution آہستہ آہستہ ظہور میں آکر ایک نئے تہذیبی نظام کے طور پر معین صورت اختیار کرتا ہے۔ اور جب یہ ایک معین صورت اختیار کر لے۔ تو پھر اسے ایک جداگانہ نوعیت کی شکل میں ڈھالنا آسان نہیں ہوتا۔ ایسا انقلاب عرصۂ دراز کی غیر معمولی جدوجہد کے بعد ہی رونما ہو سکتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ اسلام نے تبلیغ اور تعلیم و تربیت پر کیوں زور دیا۔ اور کیوں اسے اس درجہ اہم قرار دیا۔ کہ امتِ مسلمہ کا خیر امت ہونا اسی کے ساتھ لازم ٹھہرایا۔ یہ سب کچھ اسی لئے ہے کہ اسلام محض چند کلمات یا چند در چند عبادات کا ہی نام نہیں ہے۔ بلکہ اس نے ان کلمات اور ان عبادات کے ذریعہ ایک ایسے اعلیٰ تہذیبی نظام کی بنیاد رکھی ہے۔ کہ جس میں فکری بہجہ کے طور پر اللہ تعالےٰ کی حاکمیت کو بنیادی حیثیت دی گئی ہے اس تہذیبی نظام کے ساتھ کسی ایک قوم کی نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کی فلاح وابستہ ہے اور اسے ترک کرنا گویا تمام بنی نوع انسان کو ہلاکت میں دھکیلنا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں تبلیغ اور تعلیم و تربیت کو انتہائی اہم فرض قرار دیا اتنا اہم کہ اسکی بجا آوری مسلمانوں کو خیر امت کہلانے کا حقدار ٹھہراتی ہے۔ اور اس سے غفلت کہیں کا بھی نہیں رہنے دیتی۔ چنانچہ جب تک مسلمان اس اہم فرض کو ادا کرتے رہے۔ دنیا پر اسلام کا علم بلند رہا۔ لیکن جب انہوں نے اس فرض کو چھوڑ دیا۔ تو وہ رفتہ رفتہ مادی تہذیبوں کے چنگل میں پھنس گئے۔ اور اب ایسے جکڑے گئے ہیں۔ کہ بظاہر ان کے بچ نکلنے کی کوئی امید نظر نہیں آتی۔ ایسا کیوں ہوا؟ اسی لئے کہ تبلیغ اور تربیت جیسے اہم فرائض سے عمداً غفلت اختیار کر لی گئی۔

اب خدا تعالیٰ نے جو اسلام کو تمام دنیا میں غلبہ بخشنا چاہتا ہے۔ مسلمانوں کی قلب ماہیت کا پھر سامان کیا ہے۔ اور اپنے ایک فرستادہ کو بھیج کر اپنی عطا کردہ قوت قدسی کے ذریعہ مردہ جسموں میں ایک دفعہ پھر جان پھونکی ہے۔ اور ایک خالص دینی جماعت تیار کی ہے۔ کہ تا وہ تبلیغ و تربیت کا فریضہ کماحقہٗ ادا کر کے اسلام کے تہذیبی نظام کو ایک دفعہ پھر غالب کر دکھائے۔ سو خدائی تقدیر برابر کام کر رہی ہے۔ ایک نئی زمین اور نیا آسمان بن رہا ہے۔ جو اس جہان کے تمام ماحول کو بدل کر رکھ دے گا۔ لیکن یہ سب کچھ آناً فاناً نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ ذہنی انقلاب چشم زدن میں رونما نہیں ہوا کرتے۔ یہ عرصۂ دراز میں اپنا اثر دکھاتے ہیں۔ اس انقلاب کو لانے کی تمام تر ذمہ داری اب ہمارے کندھوں پر ہے۔ جنہوں نے اس آسمانی فرستادہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کیا ہے۔ اگر دیگر مسلمانوں کی طرح ہم نے بھی تبلیغ و تربیت کے اہم فرائض کو چھوڑ دیا۔ تو پھر ہم سے زیادہ بدبخت اور کوئی نہیں ہوگا۔ کیونکہ ہم نے جس روحانی انقلاب کا بیڑا اٹھایا ہے۔ وہ اب چل پڑا ہے۔ وہ ظاہر ہو کر رہیگا۔ ہمارے پیچھے ہٹنے سے اب وہ ہٹ نہیں سکتا۔ ہاں شومیٔ قسمت سے ہم اپنے آپ کو محروم کر لیں۔ تو کر لیں خدا تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ اور ہمیں استقامت سے تبلیغ اور تربیت کے فرائض بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

چشم پوشی

مصر کے وزیر اعظم جمال عبدالناصر پر حال ہی میں اخوان المسلمون کے ایک رکن کی طرف سے قاتلانہ حملے کی جو ناکام کوشش ہوئی۔ اس کی دنیائے عرب اور پاکستان کے اکثر اخباروں نے مذمت کی ہے۔ اور دہشت پسندی کے

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

قرآن مجید کا علم حاصل کرنا کیوں ضروری ہے؟

(از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس)

یہ سوال کہ قرآن مجید کا علم حاصل کرنا کیوں ضروری ہے؟ ایک ایسا سوال ہے۔ جس پر ہر پاکستانی مسلمان کو غور کرنا چاہیئے۔ جب ہم یہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ پاکستان میں اسلامی قانون رائج ہوگا۔ اور یہاں کا دستور اور ضابطہء حیات وہی ہوگا۔ جو خالقِ فطرتِ انسانی نے آج سے تقریباً چودہ سو برس قبل سرورِ دوجہاں فخر الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید کی صورت میں نازل کیا تھا۔ تو ہمارے لئے یہ نہایت ضروری ہو جاتا ہے۔ کہ ہم اس کتاب کا جس پر شریعت اسلامیہ کی بنیاد ہے۔ بغور مطالعہ کریں۔ اور اگر ہم ایسا نہیں کریں گے۔ اور بغیر مطالعہء قرآن مجید ہم اسلامی قانون کی فضیلت اور اس کی ترویج کی رٹ لگاتے اور اس کی شانِ بلند کے گیت گاتے رہیں گے۔ تو ہم "دیکھا نہ بھالا صدقے گئی خالہ" کی مثل کے مصداق ہوں گے۔ لہٰذا آج ہر پاکستانی مسلمان کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ قرآن مجید کو بغور پڑھے۔ اور اس کے معانی اور مطالب سے آگاہی حاصل کرے۔

اللہ تعالےٰ کا نازل کردہ قانون

قرآن مجید کا علم حاصل کرنا اس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ آج دنیا میں جو بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ اور بین الاقوامی مشکلات جو پیچیدگیاں اختیار کر رہی ہیں۔ وہ دور نہیں ہو سکتیں۔ جب تک کہ کوئی ایسا قانون نہ ہو۔ جو ایسی ہستی کا بنایا ہوا ہو۔ جس پر کوئی طرفداری کا الزام نہ دے سکے۔ انسانوں کے بنائے ہوئے قانون نہ تو تعصب سے خالی ہوتے ہیں۔ اور نہ اپنے ذاتی منافع سے اگر مرد واضع قانون ہوں۔ تو عورتوں کی طرف سے ان کو الزام دیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے ہمارے حقوق نظر انداز کر دیئے ہیں۔ اور اگر عورتیں کوئی قانون تجویز کرتی ہیں۔ تو مردوں کی طرف سے اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مردوں کو نیچا دکھانا چاہتی ہیں۔ اگر امریکن کوئی قانون بناتے ہیں۔ یا انگریز یا روسی یا کوئی اور حکومت یا قوم کوئی قانون بناتی ہے۔ تو وہ اپنی قوم یا اپنے ملک کے مفاد کو دوسروں کے مفاد پر ترجیح دیتی ہے۔ یہ امر محتاجِ ثبوت نہیں۔ کہ ہر قوم اپنے آپ کو دوسری قوموں سے افضل قرار دے کر اپنے لئے وہ حقوق تجویز کرتی ہے۔ جو دوسروں کو دینے کے لئے تیار نہیں ہوتی۔ اس لئے دنیا میں تمام انسانوں کو اطمینان (کہ اسی پر امنِ عالم کا قیام منحصر ہے) اسی قانون سے حاصل ہو سکتا ہے۔ جو انسان کا بنایا ہوا نہ ہو۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا وضع فرمایا ہوا ہو۔ جس کی نظر میں مرد و عورت اور انگریز و جرمن اور روسی و امریکن اور فرانسیسی و اطالین اور مشرقی و مغربی لوگ سے گالے سب مساوی ہیں۔ نہ اسے مرد الزام دے سکتے ہیں۔ نہ عورتیں۔ نہ مشرق کے رہنے والے نہ مغرب کے۔ کیونکہ وہ سب کا خالق اور مالک ہے۔

اور قرآن مجید کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ وہ کسی انسان کا بنایا ہوا نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

"قل ان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا فأتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداء کم من دون اللہ ان کنتم صٰدقین۔ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ"

اس آیت شریفہ میں قرآن مجید کے کلام اللہ ہونے کی یہ دلیل بیان فرمائی گئی ہے۔ کہ اگر دنیا کے لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ یہ کلام خدا تعالیٰ کا نہیں بلکہ انسان کا ہے تو وہ اس کی ایک سورت کی مانند بنا لائیں۔ اگر وہ اپنے اس دعویٰ میں کہ یہ انسانی کلام ہے۔ صادق ہیں۔ اور خدا کے سوا جس سے مدد لینا چاہیں لے لیں۔ لیکن اگر وہ ایسا نہ کریں۔ اور وہ ہرگز نہ کر سکیں گے۔ تو انہیں اس آگ سے ڈرنا چاہیئے۔ جس کا ایندھن آگ اور پتھر ہیں۔ اور جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

صحیفہء قدرت میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ وہ کام نہیں کیا کرتا۔ جو انسان کیا کرتے ہیں۔ اور انسان وہ کام نہیں کر سکتا۔ جو خدا تعالیٰ کرتا ہے۔ مثلاً گلاب کا پھول انسان نے پیدا نہیں کیا۔ اس کا پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ اب کوئی شخص چاہے کہ گلاب کا پھول بنا لے۔ تو یہ اس کے لئے ممکن نہیں۔ اسی طرح انسان گھر بناتا ہے۔ کپڑے بنتا ہے وغیرہ۔ مگر ایسا گھر یا ایسا کپڑا کبھی نہ دیکھو گے۔ جو خدا تعالیٰ کا بنایا یا بُنا ہوا ہو۔ غرض اللہ تعالےٰ نے اپنے فعل اور انسان کے فعل میں یہ امتیاز رکھا ہے۔ کہ جو فعل انسان کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ وہ فعل نہیں کیا کرتا۔ اور جو فعل خدا تعالےٰ کے ساتھ خاص ہے۔ وہ انسان نہیں کر سکتا۔ صحیفہء فطرت کے اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام انسانوں کا قرآن مجید کی مانند کتاب لانے سے عاجز آ جانا اس بات کی دلیل ہے۔ کہ یہ کتاب اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ انسان کا نہیں اس لئے وہی قانون تعصب اور طرفداری سے پاک ہو سکتا ہے۔ جو قرآن مجید نے پیش کیا ہے۔ ہمیں ایسی کتاب کا علم حاصل کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ دنیا میں پاکستان کی فوری شہرت کا باعث یہی بات ہوئی ہے۔ کہ اس کے وزیر خارجہ نے یو۔ این۔ او اور سان فرانسسکو اور انسانی حقوق کی کمیٹی کے سامنے قرآن مجید کو جو خالق فطرت انسانی کی تعلیم ہے پیش کیا ہے۔

قیامِ امن کے ذرائع

قرآن مجید کے پڑھنے کی اس لئے بھی ضرورت ہے۔ کہ اسی کی تعلیم پر عمل کرنے سے دنیا میں حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے متعلق فرماتا ہے:۔

"یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام ویخرجھم من الظلمات الی النور باذنہ ویھدیھم الیٰ صراط مستقیم۔"

یعنی قرآن مجید کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اس کی رضا چاہتے ہیں۔ سلامتی اور امن کی راہیں دکھاتا ہے۔ اور انہیں اپنے منشاء سے مشکلات کے اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے جاتا ہے۔ اور سیدھے راستے کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے۔

اس وقت دنیا میں جس قدر مشکلات پائی جاتی ہیں۔ اگر قرآن مجید کی ہدایات پر عمل کیا جائے۔ تو وہ یقیناً دور ہو سکتی ہیں۔ بطور نمونہ قرآن مجید سے دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) پہلی جنگ کے بعد فاتح اقوام متحالفہ نے لیگ آف نیشنز بنائی تھی۔ اس کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ نے ۱۹۲۴ء میں اپنی کتاب "احمدیت حقیقی اسلام ہے" میں قرآن مجید کی آیت "وان طآئفتٰن من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما" (الحجرات ع ۱) سے استدلال کرتے ہوئے تحریر فرمایا۔ کہ موجودہ لیگ آف نیشنز قائم نہیں رہ سکتی۔ اور نہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ کیونکہ وہ قرآن مجید کی تجویز کردہ مجلس مصالحت کے مطابق نہیں فاتح اقوام نے اس کے قوانین وضع کرتے ہوئے اپنے مفاد کو مدنظر رکھا ہے۔ اور مفتوح اقوام کے حقوق کو پامال کر دیا ہے۔ نیز انہوں نے فوجی طاقت کے استعمال کو جائز نہیں قرار دیا۔ حالانکہ قرآن مجید اس کے متعلق یہ ہدایت فرماتا ہے۔ کہ جب دو قوموں یا حکومتوں کے درمیان اختلاف بڑھ جائے۔ اور ایسی حالت پیدا ہو جائے۔ جس سے دونوں قوموں کے درمیان جنگ کا خطرہ ہو۔ تو اسی وقت مجلسِ مصالحت دونوں قوموں کو نوٹس بھیج کر وہ اپنے تنازعہ کو اس کے سپرد کریں۔ اور وہ مجلس ان کے جھگڑے کا فیصلہ عدل و انصاف کی رو سے کرے۔ لیکن اگر ایک قوم اپنا کیس پیش کرنے سے انکار کرے۔ یا پیش کرنے کے بعد فیصلہ کو نہ مانے تو سب قوتوں کو مل کر اس وقت تک اس سے جنگ کرنی چاہیئے۔ جب تک کہ وہ اس کا فیصلہ نہ مان لے۔ ظاہر ہے۔ کہ اگر لیگ آف نیشنز قرآن مجید کے بتائے ہوئے اصولوں پر بنائی جاتی۔ تو دوسری جنگِ عظیم ہرگز نہ ہوتی۔ لیکن جیسا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے ۱۹۲۴ء میں لکھ دیا تھا۔ وہ لیگ ناکام ہو گئی۔ اور دوسری جنگ شروع ہو گئی۔ اور اس دوسری جنگ کے اختتام پر جو یو۔ این۔ او بنائی گئی۔ وہ بھی مساوی حقوق پر نہیں بنائی گئی۔ اور دنیا میں حقیقی امن اسی وقت قائم ہوگا۔ جبکہ ساری قومیں سلامتی اور امن کے ان اصولوں کو قبول کر لیں گی۔ جو قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں۔

(۲) دوسری مثال تجارت کی ہے۔ اس زمانہ کی جنگیں درحقیقت اقتصادی فوائد حاصل کرنے کے لئے کی جاتی ہیں۔ اور دوسری قوموں پر حکومت کرنے کی سب سے بڑی غرض بھی اقتصادی فوائد حاصل کرنا ہوتی ہے۔ طاقتور قومیں کمزور قوموں سے ان کی خلاف مرضی تجارت کے ذریعہ فوائد حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

"یاایھا الذین اٰمنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما۔ ومن یفعل ذالک عدوانا و ظلما فسوف نصلیہ نارا وکان ذالک علی اللہ یسیرا۔ (نساء)

یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ تم اپنے اموال آپس میں ناجائز طور پر نہ کھاؤ۔ ہاں تجارت کے ذریعہ ایک دوسرے کے مال سے نفع حاصل کر سکتے ہو۔ بشرطیکہ تجارت بھی باہمی رضامندی سے ہو۔ اور اپنے آدمیوں کو قتل نہ کرو۔ یعنی اگر تجارت باہمی رضامندی سے نہیں ہوگی۔ اور کسی ملک یا قوم کی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر اس سے ایسی شرائط منوائی جائیں گی جن کو کوئی آزاد قوم ماننے کے لئے تیار نہیں۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ایک دوسرے کو قتل کرنا شروع کر دیں گے۔ چونکہ اللہ تعالےٰ رحیم ہے۔ اس لئے اس نے پہلے سے تمہیں آگاہ کر دیا ہے۔ کہ تجارت باہمی رضامندی سے ہونی چاہیئے۔ اور جو لوگ اس ہدایت کے خلاف دشمنی اور ظلم سے کارروائی کریں گے۔ تو ہم انہیں آگ میں داخل کریں گے۔ یعنی اس کا نتیجہ جنگ ہوگا۔ یہ بات بھی کیسی سچی ثابت ہوئی ہے۔ اگر اقتصادی فوائد کا خیال درمیان سے اٹھا دیا جائے۔ تو پھر اس زمانہ کی کوئی قوم جنگ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگی۔ لہٰذا قرآن مجید کا علم حاصل کرنا اس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ اس کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل کرنے سے دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ اور قومیں امن کا سانس لے سکتی ہیں۔

(ضرورت علم القرآن)

ولادت

اللہ تعالےٰ کے فضل سے میرے بھانجے مکرم عبد الرشید صاحب کے گھر ۱۷ر اکتوبر ۵۴ء کو لڑکا تولد ہوا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ حسنات دارین سے نوازے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

خاکسار محمد صدیق "خوشنویس" لاہور۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

حضرت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند و بالا مقام

درود شریف پڑھنے کے فوائد و برکات

|۵|

از مکرم مولوی کمال یوسف صاحب متعلم جامعۃ المبشرین

انسانیت کا انتہائی معراج اور قرب الٰہی کا سب سے اعلیٰ مقام آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرہن میں جلوہ فرما ہُوا۔ اسی کی ستائش میں آسمان نے گیت گائے اور زمین زمزمہ سرا ہوئی۔ خدا تعالےٰ نے اپنے نطق مقدس سے آپ کی تعریف کی اور اس محسن اعظم کا حق ستائش ادا کرنے کو ہمیں بھی حکم دیا۔ آج ہم درود شریف کے ذریعہ اس پاک وحی کی تعمیل کرتے ہیں۔ اور یہ درود ہمارے محسن نے ہمیں خود سکھایا ہے قرآن مجید فرماتا ہے۔ ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے آپؐ پر ہمیشہ برکات نازل کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اسؐ پر درود بھیجو اور سلامتی کہو۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے مومنین کو حکم دیا ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں اب بہ طبعی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ درود کیسے بھیجا جائے۔ چنانچہ زید بن خارجہؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم آپؐ پر کیسے درود بھیجیں آپؐ نے فرمایا قولوا اللھم بارک علےٰ محمد وعلےٰ اٰل محمد (جلاء الافہام بحوالہ مسند احمد بن حنبل) کہ تم دعا کرو کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور آل محمد پر خدا برکتیں نازل کرے۔ یہ درود جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے۔ اس پر بھی ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے تو صرف النبی کا لفظ قرآن مجید میں استعمال فرمایا ہے کہ ہم النبی پر درود بھیجیں مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے "النبی" کی بجائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آل محمدؐ دونوں کو درود میں شامل کر لیا ہے اور آل سے مراد جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کل تقی و نقی من اٰل یعنی ہر وہ شخص جو متقی اور برگزیدہ ہے میری آل میں سے ہے۔ اس کے مدنظر تمام نیک لوگ آپ کی آل میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اسلئے آپؐ کے درود سے جو آپ نے زید بن خارجہ کو سکھایا ہے۔ یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن مجید میں جو "النبی" پر درود بھیجنے کا حکم ہے۔ وہ آنحضرت صلعم اور آپ کی آل دونوں پر مشتمل ہے۔ کیونکہ شاخ اپنے بیج سے جدا نہیں ہوتی" لہذا آل محمدؐ۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں۔ اس لئے درود میں محمد جو نبی اکرمؐ کا صفاتی نام ہے اور آل محمد دونوں کا ذکر کیا گیا ہے اللہ تعالےٰ کے اس حکم کی تعمیل میں ہم ہر نماز میں یہ دعا کرتے ہیں اللھم صل علی محمد وعلی اٰل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید۔

ترجمہ:۔ اے خدا محمدؐ پر درود بھیج اور آل محمد پر بھی۔ جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر بھیجا کیونکہ تو حمید اور مجید ہے۔ اے خدا محمد کو برکت دے اور آل محمد کو بھی جس طرح تو نے ابراہیم اور آل براہیم کو برکتیں دیں کیونکہ تو حمید اور مجید ہے۔

اس درود شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابراہیم کے ساتھ مشابہت دی گئی ہے اور مشابہت میں بعض جگہ مشبہ بہ مشبہ سے افضل ہوتا ہے۔ جیسا ہم کہتے ہیں کہ زید شیر کی طرح حملہ کرتا ہے۔ اس میں ہم نے زید کو شیر سے مشابہت دی ہے اور شیر حملے میں زید سے افضل ہے۔ اور شیر چونکہ مشبہ بہ اور زید مشبہ ہے۔ اسلئے یہ بات کہ مشبہ بہ مشبہ سے افضل ہوتا ہے درست ثابت ہوئی۔ .... جب ہم یہ کہتے ہیں کہ بکر کا چہرہ چاند سا ہے تو چاند اپنی آب و تاب میں بکر کی آبروئی سے روشن تر ہے۔ اس لئے یہ مقولہ کہ مشبہ بہ مشبہ سے اعلےٰ ہوتا ہے ٹھیک معلوم ہوتا ہے اس معیار پر اعتماد کرتے ہوئے بعض لوگوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برکتوں کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی برکتوں سے مشابہت دی گئی ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی برکتیں حضرت محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم کی برکتوں سے اعلےٰ ہیں۔ کیونکہ مشبہ بہ مشبہ سے افضل ہوتا ہے۔

یہ جو سوال اٹھایا گیا ہے۔ اس کا ما لہ و ما علیہ کیا ہے۔ اور جو اشکال پیدا ہُوا۔ اس کا ازالہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اور درود شریف کے یہ الفاظ کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلےٰ اٰل ابراھیم کہ "جس طرح تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم پر" سے کیا تعبیر کیا گیا ہے۔ ذیل میں ان امور پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دو حیثیتیں ہیں ایک ذاتی ہے اور ایک عرضی اور پھر ذاتی اور عرضی حیثیت میں کمیت اور کیفیت کا لحاظ روا رکھا گیا ہے۔

ذاتی حیثیت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام ابوالانبیاء۔ عرضی حیثیت سے آپ کو انی رسول اللہ الیکم جمیعا کی نص سے ساری دنیا کی طرف مبعوث کیا گیا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام مختص بالزمان اور مختص بالقوم تھے۔ چنانچہ آنحضرت صلعم ذاتی اور عرضی دونوں حیثیتوں سے بوجہ جامع جمیع کمالات ہونے کے افضل ہیں اس حیثیت سے ہمیں درود شریف کی وہی تشریح کرنا پڑے گی جو ہر اعتبار سے آپؐ کی افضلیت اور برتری ثابت کرے۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درود پر غور کیا جائے تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے دعا کی تھی۔ ربنا واجعلنا مسلمین لک و من ذریتنا امۃ مسلمۃ لک۔ کہ اے خدا ہمیں اور ہماری ذریت کو اپنا مطیع منقاد بنائیو۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کی دعا سنی اور آپ سے وعدہ فرمایا جو پیدائش ۱۲/۱۳ میں ان الفاظ میں موجود ہے "زمین کے سب قبیلے تیرے وسیلے سے برکت پائیں گے"۔ "میں تیری نسل کو خاک کے ذروں کی مانند بناؤں گا۔ ایسا کہ اگر کوئی شخص خاک کے ذروں کو گن سکے تو تیری نسل بھی گن لی جائے گی" اللہ تعالےٰ کے اس وعدے سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ذریت کے لئے بحیثیت کمیت جو دعا کی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے اس کے پورا کرنے کا وعدہ فرما لیا ہے۔ اور وہ وعدہ کس شکل میں پورا ہُوا؟ یہ دیکھنا باقی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل حضرت یعقوب و اسمٰعیل علیہما السلام سے چلتی ہے۔ مگر اس نسل کی شان میں وہ کثرت نہیں جو موعود تھی۔ اور جس کا پیدائش میں ذکر کیا گیا ہے۔ آخر وہ وقت بھی آیا۔ جب اسمٰعیلی نسل سے سید ولد آدم پیدا ہوئے جو رحمۃ للعالمین بن کر آئے اور چار دانگ عالم سے لوگ آپ کے ہاتھ پر ایمان لا کر معنوی طور پر ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں شامل ہو گئے اور جو کا وعدہ تھا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود سے پورا ہُوا۔ لیکن کما صلیت کے الفاظ سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ وعدہ پورا ہو چکا تھا۔ اور اسی کا واسطہ دے کر آنحضرت صلعم نے اپنے لئے دعا کی ہے۔ مگر یہ اسلوب بیان نہ سمجھنے کی وجہ سے اشکال پیدا ہُوا ہے اصل میں کما صلیت کے معنے یہ ہیں کہ اے خدا تیرے وہ وعدے اور برکتیں جن کا وعدہ تو نے حضرت ابراہیم سے کیا تھا وہ ایسی ہی ہیں کہ گویا پوری ہو چکیں۔ کیونکہ ان کا پورا ہونا یقینی اور قطعی ہے۔ اور اسی تیقن اور قطعیت کی بناء پر کما صلیت ماضی بمعنی مستقبل استعمال ہُوا ہے۔ اس کے معنوی معنے تو یہی ہیں کہ جس طرح تو نے حضرت ابراہیم پر برکتیں بھیجیں" مگر یہ بات واقعات کے خلاف ہے۔ اسلئے ہم ماضی بمعنی مستقبل لیکر ایسے معنے کرتے ہیں کہ اے خدا تو نے جو وعدہ کیا تھا۔ وہ تو گویا پورا ہی ہو چکا۔ یہ معنے اول تو واقعات کے مطابق ہیں پھر عربی اسلوب بیان کے عین مطابق ہیں۔ مثال کے طور پر قرآن مجید میں آیا ہے اذا سلمتم ما اٰتیتم۔ کہ تم نے سپرد کیا اس چیز کو جو تم دے چکے تھے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جو چیز دیدی جائے۔ اس کا سپرد کرنا باقی کیسے رہتا ہے؟ اس میں ما اٰتیتم ماضی بمعنے مستقبل ہے کہ وہ چیز جس کا دینے کا تم نے وعدہ کیا تھا وہ ایسی ہی ہے گویا تم نے دیدی۔ کیونکہ عدۃ المومن کاخذ الکف۔ مومن کا وعدہ ایسا ہی ہے جیسے چیز ہتھیلی پر رکھدی جائے۔ اسی طرح دوسری جگہ پر قرآن مجید میں آتا ہے والذین یؤتون ما اٰتوا "کہ یہ لوگ وہ چیزیں دیتے ہیں جو انہوں نے دیں"۔ اب جو چیزیں وہ دے چکے تھے اُن کے دوبارہ دینے کا مطلب ہی کیا ہے؟ یہاں پر ما اٰتوا کے معنے ہیں کہ جس چیز کے دینے کا ارادہ تم کر چکے ہو وہ ایسے ہی ہے گویا تم دے چکے ہو۔ اب ان تاویلی حوالوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اللھم صل علیٰ محمدٍ .... کما صلیت علیٰ ابراھیم کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ اے خدا جس نے ابراہیم سے وعدہ کیا تھا کہ میں تیری نسل کثرت سے پیدا کروں گا۔ اب وہ وعدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود سے پورا کر۔ کیونکہ انبیاء کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ پیشگوئیاں ان کے ہاتھ سے پوری ہوں۔ اس لئے وہ اللہ تعالےٰ کو اس کے وعدے یاد دلا کر دعا کیا کرتے ہیں جیسا کہ حضرت ذکریا علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کو وعدہ یاد دلا کر دعا کی تھی کہ لم اکن بدعائک رب شقیا کہ اے خدا میں تیرے موعود وعدوں سے محروم نہ ٹھہروں۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے خدا تو نے جو وعدہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کیا تھا کہ میں تیری نسل کثرت سے پھیلاؤں گا۔ اور وہ پیشگوئی میرے متعلق تھی۔ اس لئے وہ پیشگوئی میرے حق میں پوری کر دے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب یہ دعا کی تو اللہ تعالےٰ نے اس دعا کو سنا اور فرمایا انا اعطینٰک الکوثر کہ ہم نے تمہیں ذاتی طور پر بھی کثرت فیضان کا مقام عطا کیا ہے اور عرضی طور پر بھی انی مکاثر بکم الامم کی وجہ سے آپ کثرت امم پر فخر کریں گے۔ قرآن مجید اور احادیث سے یہ نتیجہ اخذ کرنا آسان ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم سے صرف وعدہ کیا تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے پورا کرنے کی دعا کی اس لئے کما صلیت کے ذریعہ جو یہ اشکال پیدا کیا جاتا ہے کہ برکتوں کے ذریعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آنحضرت صلعم فداہ امی وابی سے افضل ہیں خود بخود رد ہو جاتا ہے۔

باقی صفحہ ۷ پر

اقوامِ متحدہ کی کارکردگی پر ایک نظر!

۲۴ اکتوبر کو اقوام متحدہ کو معرض وجود میں آئے پورے نو سال ہو چکے ہیں۔ اس دن دنیا کے طول و عرض میں اقوام متحدہ کی نویں سالگرہ منائی جا رہی ہے۔ ذیل میں اقوام متحدہ کے مختلف اداروں کی کارکردگی کا ایک جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

اقوام متحدہ!

ادارۂ اقوام متحدہ جن مقاصد کے لئے معرض وجود میں لایا گیا تھا۔ انہیں حسب ذیل چار حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(۱) جہاں بھی جارحانہ حملہ کیا جائے۔ اس کے خلاف مشترکہ اقدامات سے کام لیا جا سکے۔

(۲) تمام بین الاقوامی جھگڑوں کا مذاکرات ثالثی یا عدالتی چارہ جوئی کے ذریعہ فیصلہ کیا جا سکے۔

(۳) اسلحہ جات پر موثر طریقہ سے بین الاقوامی کنٹرول کیا جائے۔ جس کا مقصد یہ ہو۔ کہ بالآخر تباہی اور بربادی کے تمام ہتھیار مثلاً ایٹم اور ہائیڈروجن بم ممنوع قرار دیئے جائیں۔

(۴) تمام انسانوں کی معاشرتی اور اقتصادی بہبودی کے لئے بین الاقوامی اشتراک عمل کا اصول قبول کیا جائے۔ انسانی حقوق کی لوگوں کے دلوں میں عزت بٹھائی جائے۔ اور بغیر کسی نسلی جنسی لسانی یا مذہبی امتیاز کے سب کے لئے بنیادی آزادیوں کا اصول منوایا جائے۔

ان اصولوں پر عمل کرنے کی غرض سے اقوام متحدہ کا ادارہ اپنے رکن ممالک کے لئے ایک مرکز کا کام کر رہا ہے۔ اقوام متحدہ کوئی ایسی حکومت نہیں ہے۔ جس کا فرمان دوسری سب حکومتوں پر چلتا ہو لیکن یہ ایک ایسا وسیلہ ضرور ہے۔ کہ جسے کام میں لاکر دنیا میں بسنے والے انسان اپنی اپنی حکومتوں کے ذریعے آپس میں اشتراک عمل کر سکتے ہیں۔

اشتراک عمل کی یہ مثال جنرل اسمبلی میں ۶۰ ممبر قوموں کے ذریعہ دیکھی جا سکتی ہے۔ سکیورٹی کونسل کی گیارہ ممبر قومیں اس کا نمونہ ہیں۔ اکنامک اور سوشل کونسل کے ۱۸ ممبر ملک اس پر چلتے ہیں۔ ٹرسٹی شپ کونسل میں ۱۲ ممبر قومیں مل کر کام کرتی ہیں۔ اس کا مظاہرہ اقوام متحدہ کے مختلف کمشنوں کمیٹیوں اور بین الاقوامی اداروں کے ذریعہ ہوتا ہے خاص معاہدوں کے ذریعے اقوام متحدہ کے دس مخصوص ادارے۔ اقتصادیات۔ صحت۔ زراعت ماہی گیری۔ جنگلات۔ تعلیم۔ شہری ہوا بازی۔ موسمیات اور مواصلات کے میدانوں میں بین الاقوامی تعاون سے کام لیتے ہیں۔

اقوام متحدہ ہی ایک ایسا مرکز ہے۔ جہاں ساٹھ قوموں کے نمائندے جو ان قوموں چھوٹی ہوں یا بڑی۔ امیر ہوں یا غریب۔ طاقتور ہوں یا کمزور ہر قسم کے سیاسی خیالات کی ترجمانی کرتی ہیں۔ اور اسی کی آواز ہر قسم کی سماجی نظام تہذیب و تمدن اور مذہب کے متعلق آزادی سے بلند کی جا سکتی ہے۔ اور اس سے ساری دنیا سنتی ہے۔

یہ صحیح ہے۔ کہ اقوام متحدہ جن خوشگوار امیدوں اور توقعات کے ساتھ قائم کی گئی تھی۔ یہ ان تمام توقعات کو پورا نہیں کر سکی۔ اس کی ایک وجہ غالباً یہ ہے۔ کہ اس وقت دنیا کو طاقتور گروہوں اور ان کے نظریات نے دو حصوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ یہ مناقشہ اکتوبر ۱۹۴۵ء میں اس قدر نمایاں طور سے ظاہر نہیں ہوا تھا۔

امن کا حصول

تاریخ میں ہمیں بار بار مثالیں ملتی ہیں۔ کہ جنگ صرف اسی صورت حالات میں ختم ہوتی تھی۔ جب کہ ایک فریق لڑتے لڑتے تھک کر ہار جاتا تھا۔ اس کی طاقت سلب ہو جاتی تھی۔ اور وہ مجبور ہو کر رحم کی درخواست کرتا تھا۔ لیکن اقوام متحدہ کے ذریعے اب جنگ ثالثی اور سمجھوتے کی بنیادوں پر رک جاتی ہے۔ مثال کے طور پر انڈونیشیا اور ہالینڈ کے درمیان جنگ کا خاتمہ ثالثی اور سمجھوتے کے تحت طے ہوا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ انڈونیشیا کو آزادی مل گئی۔ نیدرلینڈ کے انڈونیشیا سے دوستانہ تعلقات قائم ہو گئے۔ اور آج انڈونیشیا کی حکومت کی ممبر ہے۔ فلسطین میں بھی اقوام متحدہ کی ثالثی اور سمجھوتے کی کوششوں سے جب اسرائیل کی حکومت وجود میں آگئی۔ جو آج اقوام متحدہ کی ممبر ہے عرب ریاستوں اور اسرائیل کے درمیان صلح قائم کرنے کی کوششیں ابھی تک جاری ہیں۔ اقوام متحدہ کی ثالثی نے کشمیر میں بھی جنگ رکوا دی۔ اور بھارت اور پاکستان کے درمیان اس مسئلے کو آخری مرحلے پر طے کرنے کی کوششیں ابھی تک جاری ہیں۔ بلقان میں اقوام متحدہ نے مبصروں کے ذریعے آہستہ آہستہ شمالی سرحدوں پر شورش کم کرا دی۔

برلن کے مسئلہ کو بھی اقوام متحدہ کی کوششوں سے حل کیا گیا تھا۔ اس طرف ایک طرف روس کی حکومت کھچی بیٹھی تھی۔ اور دوسری جانب فرانس برطانیہ اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی حکومتوں کو شکایت تھی۔ لیکن ان سب حکومتوں کے نمائندوں نے اقوام متحدہ کے صدر مقام پر آکر آپس میں فیصلہ کر لیا۔

جارحانہ حملوں کی روک تھام

تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک بین الاقوامی ادارے کی سفارش پر کوریا میں جارحانہ حملوں کا مقابلہ کر کے حملہ آوروں کو پیچھے ہٹا دیا گیا۔ سولہ ممبر قوموں کی فوجوں نے جمہوریت کوریا کے ساتھ مل کر اقوام متحدہ کی کمان کے ماتحت حملہ آوروں سے مقابلہ کیا۔ اور ملک میں امن و عافیت قائم کر کے تاریخ میں پہلی مثال قائم کی۔ کہ ایک عالمی ادارے کی سرکردگی میں مشترکہ حفاظت کے اصول پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

مشترکہ حفاظت کا نظام

۲۵ جون ۱۹۵۰ء کو کوریا میں جارحانہ حملوں کی وجہ سے ایک عالمگیر مشترکہ حفاظت کا نظام بننے میں مدد ملی۔ جس کی بنیاد اقوام متحدہ پر رکھی گئی ہے۔ جب کوریا کی ری پبلک کے خلاف حملہ کیا گیا تو سکیورٹی کونسل نے اقوام متحدہ کی طرف سے مشترکہ عمل کی سفارش کی۔ اس ادارہ کے گیارہ ملک ممبر ہیں۔ اور مستقل ممبروں میں سے اگر کوئی ایک ملک چاہے۔ تو اختلاف رائے سے فیصلہ کو روک سکتا ہے۔ اسے عام طور پر "ویٹو" کا استعمال کہا جاتا ہے۔ اب اس قسم کے اقدامات کی سفارش جنرل اسمبلی بھی کر سکتی ہے جہاں تمام ساٹھ ممبر ملکوں کی نمائندگی ہوتی ہے۔ اور جس کے فیصلوں کو "ویٹو" کا استعمال نہیں روک سکتا۔

اس کے علاوہ مشترکہ اقدامات کے متعلق ایک کمیٹی طریقے اور اصول وضع کر رہی ہے۔ امن کے متعلق حالات کا جائزہ لینے والا ایک کمیشن بھی وجود میں آچکا ہے۔ تاکہ اگر کہیں خطرہ پیدا ہو۔ تو موقع پر پہنچ کر حالات کا معائنہ کیا جا سکے۔ اقوام متحدہ کے بلقان سب کمیشن کی طرف سے فوجی مبصرین یونان کے شمالی میں سرحدوں پر تعینات ہیں۔

جنرل اسمبلی نے سفارش کی ہے۔ کہ تمام ممبر قوموں کو اپنی فوجوں کا ایک حصہ اس بات کے لئے تیار رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر ضرورت پڑے تو اسے اقوام متحدہ کے حوالے کیا جا سکے۔ تاکہ بین الاقوامی امن اور حفاظت کے لئے یہ فوجیں کام کر سکیں۔

تخفیف اسلحہ کا مطالعہ

جب سے اقوام متحدہ قائم ہوئی ہے تخفیف اسلحہ اور ایٹمی کنٹرول کے سلسلہ میں برابر حالات کا مطالعہ کیا جا رہا ہے۔ لیکن بڑی طاقتوں کے آپس کے اختلافات کی وجہ سے اس بارے میں بھی کوئی نمایاں ترقی نہیں کی جا سکی۔ مقاصد کے متعلق سب کو اتفاق ہے۔ لیکن مقاصد کو کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس پر اتفاق رائے نہیں ہو سکا۔ بہرحال اقوام متحدہ تخفیف اسلحہ کے منصوبوں پر اتفاق رائے حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔

اقتصادی ترقی کے لئے

دنیا کی آبادی کا نصف سے زیادہ حصہ غربت اور افلاس کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ اس سے انسانی ضمیر کو مشترکہ طور سے احساس عمل پیدا ہوا ہے۔ جس کا مظاہرہ اقوام متحدہ کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ وہ لوگ جو آج بھوک۔ دکھ۔ بیماری غربت اور جہالت کا شکار ہیں۔ ان میں سے اکثریت اس بات سے بخوبی واقف ہے۔ کہ آرام اور آسائش کی زندگی کے امکانات موجود ہیں۔ اور کم از کم ان کے بچے ان آسائشوں سے ضرور فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اگرچہ خود وہ ان سے محروم رہے ہیں چنانچہ ان کی حکومتوں نے اپنی اقتصادی حالت بہتر بنانے کے لئے مسلسل جدوجہد شروع کر دی ہے۔ اس کے ساتھ اس بات کا بھی احساس موجود ہے کہ اقتصادی خوشحالی کو بھی تقسیم نہیں کیا جا سکتا ہے اس لئے خوشحال قومیں خوب جانتی ہیں۔ کہ ان کی دولت و ثروت کا انحصار اقتصادی طور سے پسماندہ علاقوں کی ترقی پر ہے۔ (باقی)

اِمتحان پی سی ایس (ایگزیکیٹو برانچ)

خالی آسامیاں ۹۔ درخواستیں ۶ نومبر تک اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو دیں مجوزہ فارم درخواست دفتر ڈپٹی کمشنر سے طلب ہو۔ قواعد پی سی۔ ایس (ایگزیکٹو برانچ) ۱۹۳۰ء قیمتاً سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پنجاب لاہور سے حاصل کریں فیس امتحان /۵۰ ۲۷/۱۱/۵۴ تک داخل خزانہ ہو۔ تاریخ مقام امتحان کا اعلان پبلک سروس کمیشن پنجاب و سرحدی صوبہ کی طرف سے بعد میں ہوگا۔ (وصول ۲۴/۱۰)

ڈسٹرکٹ سیونگز افسر

تنخواہ ۱۵۰ — ۱۰ — ۳۰۰۔ شرائط الف اے۔ عمر ۳۵ تک۔ گریجوایٹ کو ترجیح۔ درخواستیں ۱۵ نومبر تک بنام Director National Savings Punjab 36 Nedous Hotel Building, The Mall, Lahore

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزی زینب بی بی عرصہ ۵ ماہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ اور اب سخت کمزور ہو چکی ہے۔ جملہ احباب خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ کریم اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار عبدالرحمن کلرک دفتر بیت المال ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے عزیزم ڈاکٹر صوفی دین محمد صاحب کو تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت سے رکھے۔ اور صحت والی عمر دے کر اس کو خادم دین بنائے

(حکیم کرم الٰہی۔ احمدیہ دارالشفا چوک تھانہ شہر گوجرانوالہ)

لاؤس اور کمبوڈیا کو اقوام متحدہ کا رکن بنایا جائے

پاکستان تھائی لینڈ اور آسٹریلیا کی مشترکہ قرارداد

اقوام متحدہ (نیو یارک) ۳۰ اکتوبر۔ پاکستان۔ تھائی لینڈ اور آسٹریلیا نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں مشترکہ طور پر ایک قرارداد پیش کی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ لاؤس اور کمبوڈیا کو اقوام متحدہ کا رکن بنایا جائے۔ قرارداد میں جنرل اسمبلی سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے اس سابقہ بیان کی تجدید کرے۔ کہ یہ دونوں ملک اقوام متحدہ کی رکنیت کے اہل ہیں۔ اور ان کو اقوام متحدہ کا رکن بنا لینا چاہیئے۔ قرارداد میں سلامتی کونسل سے یہ درخواست بھی کی گئی ہے۔ کہ وہ اس بات کو ملحوظ رکھے۔ سلامتی کونسل میں سوویٹ یونین نے ان دونوں ملکوں کے داخلے کو روک دیا تھا۔

قرارداد میں یاد دلایا گیا ہے۔ کہ جن ملکوں نے جنیوا کے معاہدے کے متعلق بات چیت شروع کرنے میں مدد دی تھی۔ انہوں نے اعلان کیا تھا۔ کہ اس معاہدے سے لاؤس اور کمبوڈیا قوموں کے پُرامن کینہ میں پوری آزادی اور خود مختاری کے ساتھ حصہ لے سکیں گے۔

چونکہ یہ اعلان کرنے والے ملکوں میں سوویٹ یونین بھی شریک تھی۔ اس لئے قرارداد میں سوویٹ یونین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا گیا ہے۔ کہ اب جبکہ ان دونوں ملکوں کی رکنیت کا مسئلہ درپیش ہے۔ اسے چاہیئے۔ کہ وہ اپنے وعدے کے خلوص کا اظہار کرے اور ۱۹۵۲ء میں سلامتی کونسل میں ان ملکوں کی درخواست کو رد کرکے اس نے جو منفی رویہ اختیار کیا تھا۔ اس کو منسوخ کردے۔

گورنر جنرل کا اقدام پاکستان کی تاریخ میں نئے باب کا اضافہ ہے

کراچی ۳۰ اکتوبر۔ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمدؒ کو دستور ساز اسمبلی توڑنے پر ملک کے کونے کونے سے مبارکباد کے تار اور خطوط موصول ہوئے ہیں۔ پنجاب کے عیسائی ایم۔ ایل۔ اے مسٹر فضل الدین جوشوا اور نواب زادہ رشید علی خاں کے نام قابل ذکر ہیں۔ مسٹر جوشوا نے اپنے پیغام میں کہا ہے۔ کہ آپ نے ملک کو سیاسی بحران سے بچا کر ایک نئی تاریخ کو جنم دیا ہے۔

نوشہرہ مسلم لیگ کی طرف سے مسٹر غلام محمدؒ کو ایک تار موصول ہوا ہے۔ پاسبان کے ایڈیٹر نے بھی گورنر جنرل کو مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔ اس کے علاوہ کامرس اور ٹریڈ رہنماؤں کی طرف سے بھی اس قسم کا ایک پیغام موصول ہوا ہے۔ پشاور عوامی لیگ کے صدر پیر مانکی شریف نے آئین ساز اسمبلی توڑنے کے اقدام کو سراہا ہے۔ انہوں نے پریس کے نام ایک بیان دیتے ہوئے نئے انتخابات کے اعلان کا بھی خیر مقدم کیا ہے۔

مرکزی کابینہ میں میری شمولیت غیر مشروط ہے (ڈاکٹر خانصاحب)

کراچی ۳۰ اکتوبر۔ مرکزی کابینہ کے نئے وزیر ڈاکٹر خانصاحب نے بتایا ہے کہ انہوں نے مرکزی کابینہ میں غیر مشروط شمولیت کی ہے۔ ڈاکٹر خانصاحب نے کچھ دنوں پہلے سرخ پوش تحریک سے پابندی ہٹانے کے متعلق کہا تھا۔ اس بیان کے متعلق سوال کئے جانے پر انہوں نے بتایا کہ مرکزی کابینہ میں میری شمولیت غیر مشروط ہے۔ ۷۲ سالہ وزیر نے کہا۔ انہوں نے محض پاکستان کی خدمت کرنے کے لئے حکومت میں شمولیت کی ہے۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ ہم سب کو پاکستان کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنا چاہیئے۔ ڈاکٹر خان صاحب نے ملک کی موجودہ سیاسی صورتِ حال پر کوئی تبصرہ کرنے سے گریز کیا۔ اور اپیل کی کہ ہمیں عوام کی خدمت میں شد و مد سے مصروف ہونا چاہیئے۔ انہوں نے کہا۔ کہ کم باتیں کرنا زیادہ اچھا ہے۔

کراچی کے اخبارات پر سے سنسر کی پابندی اٹھا لی گئی

کراچی ۳۰ اکتوبر۔ چیف کمشنر کراچی مسٹر اے۔ ٹی نقوی نے پاکستان میں ہنگامی حالات کے اعلان کے متعلق خبروں کی اشاعت کے سلسلہ میں اخبارات پر عائد کردہ سنسر کو ۳۰ اکتوبر سے اٹھانے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔

مسٹر سہروردی بہت جلد کراچی پہنچ جائیں گے

کراچی ۳۰ اکتوبر۔ عوامی لیگ کے رہنما مسٹر حسین شہید سہروردی جو آج کل زیورچ کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں آئندہ آٹھ دس دن تک پاکستان واپس آجائیں گے۔ مشرقی پاکستان عوامی لیگ کے صدر مولانا بھاشانی کے تین چار دن میں واپس آجانے کی توقع ہے۔ یہ انکشاف مشرقی پاکستان عوامی لیگ کے نائب صدر مسٹر عطاء الرحمٰن نے کیا۔ جو مسٹر حسین شہید سہروردی اور مولانا عبد الحمید بھاشانی سے زیورچ اور لندن میں صلاح مشورہ کرنے کے بعد کراچی واپس پہنچے ہیں۔ مسٹر عطاء الرحمٰن عوامی لیگ کے دونوں رہنماؤں سے ملاقات کرنے کے لئے دو ہفتہ پہلے بذریعہ طیارہ لندن *

* اور زیورچ روانہ ہوئے تھے۔ مسٹر عطاء الرحمٰن نے کہا ہے۔ کہ ممکن ہے کہ مولانا بھاشانی مسٹر سہروردی سے پہلے ہی پاکستان پہنچ جائیں۔ ممکن ہے وہ تین دن کے اندر ہی واپس جائیں۔

حضرت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند و بالا مقام

(بقیہ صفحہ ۵)

جس قدر توجیہہ کی گئی ہے۔ یہ کمیت کی بناء پر تھی۔ اب کیفیت کے لحاظ سے دیکھا جائے۔ تو بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضرت ابراہیمؑ سے افضلیت ثابت ہوتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی نسل کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالےٰ انہیں امت مسلمہ بنائے۔ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف امت مسلمہ بنایا۔ بلکہ جعلنا فی ذریتہ النبوۃ۔ ان کی امت میں نبوت بھی دیدی۔ مگر یہ نبوت ان انبیاءؑ کی ذاتی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذاتی فیض سے متاثر ہوکر نہ تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی اپنی امت کے لئے دعا کی۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ کہ خدایا ہم کو وہ سیدھا راستہ دکھا۔ جن پر تو پہلے انعام کر چکا ہے۔ اس کے نتیجہ میں نہ صرف یہ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے آنحضرتؐ کی دعا کو پورا کرکے آپ کی عظمت کو دوچند کیا۔ بلکہ یہ مرتبہ بھی بخشا۔ کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کہ میری امت میں آنیوالے نبی کی کیفی حیثیت اور جلالت تو الگ رہی میری امت کے علماء بھی بنی اسرائیل کے انبیاء کی سی شان کے مستحق ہیں اور میری امت خیر امت ہے۔ جب خیر امت کے علماء کا یہ حال ہے تو اس امت میں جو نبی آئے گا۔ اس کی عظمت کس قدر اعلیٰ ہوگی۔ اور اس آنیوالے نبی کی نبوت ذاتی نہیں ہوگی بلکہ آپؐ کے فیضان سے متاثر ہوکر اور آپ کی برکات کا حامل ہوکر اور کامل اتباع میں نبوت حاصل کرے گا۔ اس لئے آپؐ کا درجہ حضرت ابراہیم کے درجہ سے بہت افضل ہوگا۔ اس صورت میں کما صلیت کے لغوی معنے یہ ہوں گے السابق المتقدم (لسان العرب) اور دوں سے آگے بڑھ جانیوالا اور مفہوم یہ بن جائیگا کہ جس طرح حضرت ابراہیم نے اپنی امت کے لئے دعا تو یہ کی وہ امت مسلمہ ہو مگر خدا تعالیٰ نے نہ صرف امت مسلمہ بنایا بلکہ ان میں نبوت بھی رکھی اور امت کو دوسرے امت اڑ جاکر سب امتوں سے تفوق بخشا۔ پس اے خدا جس نے ابراہیم کو اس کی دعا سے بڑھ کر بدلہ عنایت کیا ہے تو آنحضرت صلعم کی دعا کے نتیجہ میں جو حضرت ابراہیم کی دعا سے بوجہ کیفیت کے اعلےٰ ہے اسی طرح بہتر نتیجہ پیدا کر جس طرح حضرت ابراہیم کی دعا کا نتیجہ دعا سے بہتر تھا۔ اور آنحضرت صلعم کی امت کو شمولیت امت ابراہیمی تمام امتوں سے اسی طرح فضیلت بخش جس طرح حضرت ابراہیم کی امت کو بجز امت محمدیہ کے فضیلت دی ہے اور لفظ کما بمعنی تعلیل سمجھا جائیگا کہ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے نسل ابراہیم سے یہ سلوک کیا ہے اس سلوک کا واسطہ دیتے ہوئے ہم تجھ سے دعا مانگتے ہیں کہ تو ہم سے بھی اس جیسا سلوک کر۔ اب یہ ایسے معنے ہیں۔ جن سے آنحضرت صلعم اور آپؐ کی امت امم سابقہ سے سر بلند اور سر فراز معلوم ہوتی۔ اور ان معنوں کی توفیق ماسوا جماعت احمدیہ کے اور کسی کو حاصل نہیں کیونکہ باقی لوگ تمام قسم کی نبوت کو بند کرکے منتظر ہیں کہ آنحضرت صلعم کی دعا کس رنگ میں پوری ہوگی جب آپ کی شان حضرت ابراہیم سے برتر ثابت ہو۔ چونکہ ان کے نزدیک باب نبوت بکلی بند ہے اس لئے ان کے زعم میں آنحضرت صلعم کی امت کو نسلِ ابراہیمی سے کسی قسم کی فوقیت نصیب نہیں ہو سکتی اور مذکورۃ الصدر اعتراض قائم ہوجاتا ہے کہ مشبہ بہ۔ مشبہ سے افضل ہوتا ہے۔ حالانکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ربنا وابعث فیھم رسولاً میں رسولاً کے لفظ کو تفخیم شان کے لئے نکرہ رکھ کر خود حضرت ابراہیم نے آپؐ کی شان اور عظمت پر مہر کردی ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سید الانبیا بھی بنایا اور سید ولد آدم بھی۔ اور پھر آپؐ کی معنوی نسل میں ایک عظیم الشان نبی مبعوث کیا جس کی دعا سے پھر ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جو حسن و احسان میں اس کا نظیر ہے۔ اللھم صلے علےٰ محمدٍ و علےٰ اٰل محمدٍ کما صلیت علی ابراھیم و علی اٰل ابراھیم انک حمید مجید۔

امریکہ چھ کروڑ ڈالر کی فاضل اشیاء پاکستان اور یوگوسلاویہ کے ہاتھ فروخت کریگا

واشنگٹن ۳۰ ر اکتوبر:- امریکہ کے محکمہ زراعت نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکہ اس سال چھ کروڑ ڈالر کی فاضل اشیاء پاکستان اور یوگوسلاویہ کے ہاتھ فروخت کرے گا۔ ان اشیاء میں گیہوں اور چاول شامل ہیں۔ خریدار ملک ان کی قیمت اپنی کرنسی میں ادا کریں گے۔

سفینہ عرب منگل کو کراچی پہنچ رہا ہے

کراچی ۳۰ ر اکتوبر:- حاجیوں کا جہاز سفینہ عرب منگل کی صبح کو جدہ سے کراچی پہنچے گا۔ اس میں ۱۵۵۷ حاجی سفر کر رہے ہیں۔ ان میں سے ۶۸۷ کراچی کے ۵۰۴ پنجاب کے اور سوا چار سو سندھ کے ہیں۔

لندن کی گودیوں کے مزدور پیر کو کام پر واپس آجائیں گے

لندن ۳۰ ر اکتوبر:- لندن کی گودیوں کے مزدوروں نے جو چار ہفتے سے ہڑتال پر تھے۔ پیر کو کام پر جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ دوسرے شہروں کے ہڑتالی ابھی تک جلسے کر رہے ہیں تاکہ وہ اپنے لیڈروں کی ان قراردادوں پر رائے شماری کر سکیں جو کل تیار کی گئی تھیں۔

—کراچی ۳۰ ر اکتوبر:- سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ملک کے سکولوں اور کالجوں کیلئے درآمدی کتب کے مزید لائسنس جاری کئے جائیں گے۔

پاکستان کے فوجی ڈاکٹر کو بین الاقوامی اعزاز

لاہور ۳۰ ر اکتوبر:- پاکستانی فوج کے آنکھوں کے علاج کے ماہر ڈاکٹر ایس۔ اے قدیر کو بین الاقوامی کالج آف سرجنز کا فیلو منتخب کر لیا گیا ہے۔ یہ اعزاز انہیں "سکوٹنٹس" کی بیماری کے علاج کے سلسلے میں ان کی تحقیقات پر دیا گیا ہے

پاکستان کے راستے افغانستان کی تجارت

کراچی ۳۰ ر اکتوبر:- افغانستان نے اس برس اب تک پاکستان کے راستے غیر ممالک سے ۶۳ لاکھ روپے کی مالیت کی تجارت کی۔

ریر ایڈمرل چوہدری استنبول پہنچ گئے

انقرہ ۳۰ ر اکتوبر:- پاکستانی بحریہ کے کمانڈر انچیف ریر ایڈمرل چوہدری اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کل انقرہ سے استنبول پہنچے کل انقرہ میں انہوں نے کمال اتاترک کے مزار پر پھول چڑھائے۔

عید میلاد النبی پر عام تعطیل

کراچی ۳۰ ر اکتوبر:- عید میلاد النبی کی تقریب پر تمام ملک میں عام تعطیل رہے گی۔ یہ تقریب ۹ نومبر کو منعقد ہو گی۔ اس دن عمارتوں پر قومی پرچم لہرائے جائیں گے۔ اور عام جلسے منعقد کئے جائیں گے

ہندوستان نے عالمی بنک کی دعوت منظور کر لی

نئی دہلی ۳۰ ر اکتوبر:- آج نئی دہلی سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ نہری پانی کے جھگڑے کے متعلق واشنگٹن میں ہندوستان پاکستان اور عالمی بنک کے درمیان جو بات چیت ہو رہی ہے اس میں شرکت کے لئے اس نے عالمی بنک کی دعوت منظور کر لی ہے۔ یہ بات چیت بنک کی سابقہ تجاویز کی بنیاد پر واشنگٹن میں ۲۵ ر نومبر سے شروع ہو گی۔

مہاجرین کو دعوے درج کرانے کی ہدایت

کراچی ۳۰ ر اکتوبر:- حکومت سندھ نے ہندوستان کے طے شدہ علاقوں سے آئے ہوئے ان لوگوں کو جنہوں نے زمینیں اور باغ عارضی طور پر الاٹ کرائے ہوئے ہیں حکم دیا ہے کہ وہ تین ماہ کی مدت کے اندر اندر اپنے دعوے درج کرا دیں یا انہیں پنجاب میں تبدیل کرانے کی درخواست دے دیں۔ حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو لوگ منتقلی یا اندراج کے لئے درخواستیں دے دیں گے۔ ان کی عارضی الاٹمنٹ میں خلل انداز نہیں کی جائے گی

مذاہب قیام امن عالم میں بہت مدد دے سکتے ہیں

(واشنگٹن میں ڈاکٹر رادھا کرشنن کی تقریر)

واشنگٹن ۳۰ ر اکتوبر:- ڈاکٹر رادھا کرشنن نائب صدر جمہوریہ ہند نے واشنگٹن یونیورسٹی کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ کمیونسٹ نظریہ کو رد کرنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اس کی بنیادوں کا قلع قمع کیا جائے۔ اور پروان چڑھنے کے حق سے مستفید نہ ہونے دیا جائے۔

ڈاکٹر رادھا کرشنن نے مذکورہ بالا تقریر "سائنس اور انسانی ذمہ داری" کے عنوان پر کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ اگر میدان میں کمیونزم کو شکست دے دی جائے۔ تو یہ انسانی دلوں کو تسخیر کرنے کے لئے کافی نہ ہو گا۔ عصر حاضر کا یہ ایک اہم مسئلہ ہے کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد ایشیا میں ایک نئی لہر اٹھ رہی ہے۔ بہت لوگ تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اور مشکلات سے نجات پانے کی خواہش رکھتے ہیں۔

مذاہب اور قیام امن

ڈاکٹر رادھا کرشنن نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ مذاہب قیام امن عالم میں بہت مدد دے سکتے ہیں۔ مذہب کو سائنس سے متصادم نہیں ہونا چاہیئے۔ اور لوگوں کے دماغوں اور دلوں میں اتحاد پیدا کرنا چاہیئے۔ روحانیت کے اعتبار سے مذہب کو سماج کا مخالف نہ سمجھنا چاہیئے۔ کمیونسٹ کہتے ہیں۔ کہ سائنس بین الاقوامی مفاہمت کی بنیاد ہے۔ لیکن جمہوریت کے ذریعہ ثابت کر دیا جائے۔ کہ مذہب ہی اقوام عالم میں اتحاد پیدا کر سکتا ہے۔

مغربی طاقتیں روس کی تجویز کو رد کر دینگی

لندن ۳۰ ر اکتوبر:- روس نے چار طاقتی کانفرنس کے متعلق جو تجویز اپنے تازہ مکتوب میں برطانیہ اور فرانس کو پیش کی ہے۔ اس کے جواب کے مسودہ کی ترتیب کا کام شروع ہو گیا ہے۔ ابھی اس تجویز کے متعلق برطانیہ۔ امریکہ اور فرانس کے درمیان مکمل مشورہ نہیں ہوا۔ سیاسی حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ مغربی طاقتیں روس کی تجویز کو اس کی موجودہ صورت میں رد کر دیں گی۔ روس نے گذشتہ سنیچر کے روز یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ نومبر میں ۴ بڑی طاقتوں کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے۔ جو جرمنی سے قابض افواج کی واپسی جرمنی کے متعلق دوسرے مسائل اور دفاع یورپ کے منصوبے پر غور و خوض کرے۔

لنکا امریکہ سے جہاز رانی اور تجارت کا معاہدہ کرے گا

کولمبو ۳۰ ر اکتوبر:- وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر ڈی سوئنز نے بیان کیا۔ کہ حکومت لنکا ایک مسودہ پر غور کر رہی ہے۔ جس کا منشاء لنکا اور امریکہ کے درمیان دوستی جہاز رانی اور تجارت کا معاہدہ کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ مسٹر ڈی سوئنز نے کل ہی ایک بیان میں کہا تھا کہ یہ اطلاع غلط ہے۔ کہ سرجان کوٹل والا دوران قیام واشنگٹن امریکہ کے ساتھ ایک معاہدہ دوستی پر دستخط کریں گے۔ لیکن آج مسٹر ڈی سوئنز نے کہا۔ کہ مجوزہ معاہدہ کی بعض دفعات لنکا کے لئے غیر مفید تھیں۔ اس لئے اس مسئلہ پر از سر نو غور کیا جا رہا ہے۔ آخری سمجھوتہ کے بعد کولمبو میں اس معاہدہ پر دستخط کر دیئے جائیں گے۔

دہلی میں ۱۹۴۷ء سے گاؤکشی بالکل بند ہے

دہلی ۳۰ ر اکتوبر:- میونسپل انتخابات کے سلسلہ میں کانگرس پارٹی کے لیڈر اور حلقہ ۸ کے کانگرسی امیدوار لالہ شام ناتھ نے ووٹروں کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ گائے کا گوشت فروخت کرنے کی دہلی میں کوئی دکان نہیں ہے میونسپل کمیٹی کے ہر ملازم کے لئے ہندی جاننا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ سال میں دو بار میونسپل ملازموں کے لئے ہندی کے امتحان ہوتے ہیں۔ اور اگر کوئی ملازم ہندی کے ابتدائی امتحان میں کامیاب نہ ہو۔ تو اس کی ترقی رک جاتی ہے۔

پنجسالہ قومی ترقیات کا ابتدائی منصوبہ سات آٹھ ماہ تک تیار ہو جائیگا

پشاور ۳۰ ر اکتوبر:- صدر پاکستان منصوبہ بندی کمیشن مسٹر زاہد حسین نے توقع ظاہر کی ہے کہ پنجسالہ قومی ترقیات کا ابتدائی منصوبہ آئندہ سات آٹھ مہینے کے اندر اندر تیار ہو جائیگا پشاور روٹری کلب میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ منصوبہ بندی کمیشن نے بنیادی مشکلات مثلاً تجربہ کار فنی کارکنوں اور دوسرے عملہ کی قلت کے باوجود ترقی کی طرف قدم بڑھایا ہے ابتدائی منصوبہ تیار ہوتے ہی ماہرین اور دلچسپی رکھنے والے لوگوں کی رائے طلب کی جائے گی۔

مسٹر زاہد حسین نے کہا کہ منصوبہ بندی کمیشن کے سامنے بہت بڑا کام ہے۔ جسے عوام کے پرخلوص تعاون کے بغیر پایہ تکمیل تک نہیں پہنچایا جا سکتا۔